"اسرار التنزیل" اور "اکرم التفاسیر": اسلوب و منہج کا تقابلی جائزہ

"*Asrār al-Tanzīl* and *Akram al-Tafāsīr*: A Comparative Study of Style and Methodology"

Jamil Ahmed

Lecturer, Islamic Studies, Cadet College Pasrur, Sialkot

Jamil113687@gmail.com

ABSTRACT

Asrar al-Tanzeel and Akram al-Tafaseer are two distinguished Qur'anic commentaries by Maulana Muhammad Akram Awan (رحمہ اللہ), reflecting his deep spiritual insight and reformative vision.Asrar al-Tanzeel, a six-volume tafseer, is written in an easy and fluent style. It represents a Sufi-oriented interpretation of the Qur'an, containing frequent discussions on spirituality, prophetic infallibility, and the virtues of the Companions. The work also includes fiqhi and Seerah-based themes, drawing mainly from Tafseer Mazhari and Ma'ariful Qur'an, though it gives limited attention to the technical aspects of Qur'anic sciences.Akram al-Tafaseer, based on Maulana's lectures, is a comprehensive, rhetorical, and reformative tafseer. It reflects Tafseer bil-Ra'y al-Mahmood al-Ja'iz—interpretation through sound reasoning rooted in Qur'an and Sunnah. The commentary relates Qur'anic teachings to modern social, political, and economic issues, upholding orthodox beliefs such as the finality of prophethood and the honor of the Companions.Both works display Maulana Awan's scholarly depth and spiritual perspective. While Asrar al-Tanzeel emphasizes simplicity and spiritual reflection, Akram al-Tafaseer offers a broad, analytical, and contemporary approach—making them valuable modern contributions to Qur'anic exegesis.

Keywords:*Asrar al-Tanzeel, Akram al-Tafaseer, Comparative Study, style, method, Sufi interpretation, reformative approach*

تعارف

مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے صوفی بزرگ ہیں۔ مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ 31 دسمبر 1934ء میں نور پور سیتھی ڈھوک ٹلیالہ ضلع چکوال میں ملک فیروز خان کے گھر پیدا ہوئے[1]۔ مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ باقاعدہ کسی مدرسے یا ادارے سے فارغ تحصیل عالم دین نہیں تھے بلکہ علوم و معارف کے جو خزینے مولانا رحمہ اللہ کو حاصل ہوئے وہ اپنے شیخ حضرت مولانا اللہ یار

خانؒ کی صحبت اور تربیت میں پچیس سال گزارنے کا نتیجہ تھے۔ مولانا رحمہ اللہ کے ایک قول کے مطابق حرم شریف میں ملتزم کے مقام پر حاضری کے دوران مولانا رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے فہم قرآن کے حصول لئے دعا کی تھی جو کہ قبول ہوئی[2]۔ تعلیم و تربیت کے حوالے سے ان کے مربی مولانا اللہ یار خان رحمہ اللہ ہیں جو خود سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے عظیم بزرگ ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ کی نمایاں خدمات میں دارالعرفان منارہ کا قیام، تنظیم الاخوان، الفلاح فاؤنڈیشن، اور صقارہ ایجوکیشن سسٹم شامل ہیں۔ قرآن مجید سے مولاناؒ کا خصوصی شغف تھا۔ ان کو قرآن مجید کی 3 عدد تفاسیر اور ایک عدد ترجمہ لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں سے دو عدد اردو تفاسیر "اسرار التنزیل" اور "اکرم التفاسیر" طبع شدہ ہیں جبکہ تیسری تفسیر پنجابی زبان میں "رب دیاں گلاں" ابھی زیر طباعت ہے۔ "اکرم التراجم" کے نام سے قرآن مجید کا بڑا آسان، سلیس اور با محاورہ ترجمہ انہوں نے چھ ماہ کی قلیل مدت میں مکمل کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے 1978ء میں ایک ماہانہ رسالے "المرشد" کا اجراء کیا جو اب تک باقاعدگی کے ساتھ ہر مہینے شائع ہو رہا ہے۔ ان کا خصوصی میدان تصوف ہے البتہ انہوں نے علم مناظرہ پر بھی کچھ کتب لکھی ہیں۔ وہ شعر و شاعری کا بھی خصوصی ذوق رکھتے تھے اب تک ان کے کئی ایک شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ 19 ربیع الاول 1439ھ بمطابق 7 دسمبر 2017ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ (اِناَّ لِلّٰہِ وَ اِناَّ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) 8 دسمبر کی شام دارالعرفان کے احاطے میں انہیں دفن کیا گیا۔

اسرار التنزیل کا تعارف

مولانا رحمہ اللہ کے پیر و مرشد مولانا اللہ یار خان رحمہ اللہؒ ان کے اندازِ خطابت اور تحریر کو بہت پسند فرماتے تھے۔ انہوں نے مولاناؒ کو قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا عندیہ دیا۔ چنانچہ مولاناؒ نے اپنے مرشدؒ کے ارشاد کی تعمیل میں 1987ء میں تفسیر "اسرار التنزیل" لکھنا شروع کی اور 1998ء میں تقریباً گیارہ برس کے عرصے میں مکمل فرمائی۔ اس تفسیر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ تفسیر ماہ رمضان کے مقدس مہینے میں تحریر فرمائی گئی۔ مولانا رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں لاکھ کوشش کے باوجود غیر رمضان میں کچھ نہ لکھ پاتا۔[3]

تفسیر اسرار التنزیل کا مقدمہ پروفیسر حافظ عبدالرزاق کا تحریر کردہ ہے۔ حافظ صاحب مقدمے میں تفسیر اسرار التنزیل کے اسلوب کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

> "یہ تفسیر ابھی جو آپ کے ہاتھ میں ہے اپنا ایک منفرد اسلوب رکھتی ہے جس میں منظر کشی تو کم ہے لیکن کیف و وجد کو اس طرح پیش کیا گیا ہے جسے قاری براہ راست اپنے دل میں اترتا ہوا محسوس کرتا ہے یہ ایک الگ فن ہے اور مفسر اس فن کے کے عالمی سطح پر مانے ہوئے ماہر ہیں۔ یہ اعجاز انہیں ایک صاحبِ حال و قال ہستی حضرت علامہ شیخ طریقت مولانا اللہ یار خان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں طویل عمر بسر کرنے کے سلسلے میں نصیب ہوا۔"[4]

اسرار التنزیل کا اسلوب و منہج اور خصوصیات

- قرآن مجید کی تفسیر کا اولین اور معتبر ترین ماخذ خود قرآن مجید ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے اسرار التنزیل میں تفسیر قرآن بالقرآن

- کے اسلوب کی بہت کم پیروی کی ہے۔ پوری تفسیر میں چند ہی ایسے مقامات ملتے ہیں جہاں مولانا رحمہ اللہ ایک آیت کی تفسیر قرآن مجید کی کسی دوسری آیت سے بیان کرتے ہیں۔
- تفسیر قرآن کا دوسرا معتبر ترین ذریعہ حدیث رسول ﷺ ہے۔ مولانا رحمہ اللہ مذکورہ تفسیر میں بے شمار مقامات پر قرآنی آیات کی تفسیر احادیث کی مدد سے فرماتے ہیں۔ وہ حدیث بیان کرتے ہوئے اکثر اوقات نہ تو اس کی عربی عبارت تحریر فرماتے ہیں اور نہ ہی حدیث کے ماخذ کا حوالہ دیتے ہیں البتہ چند مقامات پر صرف کتاب کا نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں جیسے سورۃ الکہف کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا حوالہ دیتے ہیں اور پھر ان دونوں کتابوں میں مذکور احادیث کی روشنی میں واقعہ بیان فرماتے ہیں۔[5]
- مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح وحی کو سننا، سمجھنا اور بیان کرنا آپ ﷺ کا منصب عالی ہے اسی طرح صحابہؓ اس کے امین ٹھہرے کیونکہ آپ ﷺ سے قرآن لے کر باقی امت تک ان ہستیوں نے پہنچایا۔ صحابہ کے بیان کردہ مفہوم سے ہٹ کر بیان کیا گیا معنی قبول نہیں ہوگا بلکہ تحریف ہوگا۔[6] تفسیر الصحابہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر مولانا رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں متعدد مقامات پر اقوال صحابہ اور تعامل صحابہ سے استدلال کیا ہے مثلاً سورۃ النور کی ایک آیت کی تفسیر میں مساجد کی تزئین و آرائش کے متعلق تعامل صحابہ سے دلیل پکڑتے ہیں۔[7] سورۃ النساء کی آیت نمبر 17 کی تفسیر میں جہالت کا برائی سے تعلق بیان کرتے ہوئے اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے استدلال فرماتے ہیں۔[8]
- مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ خود سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیخ تھے۔ ان کی تفسیر میں متکلمانہ، فقہی، دعوتی و اصلاحی اسلوب کے علاوہ سب سے مقدم اسلوب تصوفانہ اسلوب ہے۔ مولانا رحمہ اللہ کے نزدیک تصوف دین سے الگ کوئی چیز نہیں بلکہ لفظ "تزکیہ" کا فارسی ترجمہ ہے جس کا مطلب ظاہری پاکیزگی مثلاً کپڑوں، بدن وغیرہ کی پاکیزگی اور حلال غذا کا اہتمام اسی طرح باطنی پاکیزگی اخلاق و عادات اور کردار سازی کا نام تصوف ہے۔[9] مذکورہ تفسیر میں اگرچہ ظاہری تفسیر کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے تاہم دیگر ابحاث کی نسبت تصوف اور اس کے متعلقہ ابحاث کو مولانا رحمہ اللہ بڑے مفصل انداز سے بیان کرتے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں تصوف اور مقاصدِ تصوف، فنا فی اللہ، فنا فی الرسول، مراقبات، ضرورتِ شیخ اور صحبتِ شیخ، مقاماتِ سلوک، کشف و مشاہدہ، قلبی واردات، ولایت، اذکار، وغیرہ جیسی تصوفانہ ابحاث کو کئی ایک مقامات پر بڑے خوبصورت اور تفصیلی انداز میں بیان فرماتے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ نے طریقت پر شریعت کو ہمیشہ فوقیت دی ہے۔[10] کسی بھی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس کے ظاہری مفہوم سے تعرض نہیں فرماتے۔ ان کے ایک قول کے مطابق تصوف و سلوک بھی سنت خیر الانام کا نام ہے جو اتباع سنت میں خلوصِ قلبی پیدا کرنے کے لئے کی جائے نہ کہ خلافِ سنت امور کا۔[11] تفسیر اسرار التنزیل بلاشبہ تصوفانہ رجحان کی نمائندہ تفسیر ہے۔[12]
- جملہ انبیاء کرام علیہم السلام دنیا کے افضل ترین، معصوم عن الخطاء اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں جن کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کی ذات نے خود براہِ راست فرمائی ہے۔ تفسیر اسرار التنزیل میں مولانا رحمہ اللہ جماعت انبیاء علیہم السلام کے وکیل کا کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ سورۃ الضحیٰ کی آیت ﴿وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدٰی﴾[13] (آپ ﷺ کو جستجو میں پایا تو سیدھا راستہ دکھایا) کے ترجمہ میں لفظ گمراہ یا بھٹکا ہوا کو شانِ رسول ﷺ کے منافی قرار دیتے ہیں۔[14] اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق یہ قصہ کہ آپؑ کی

ننانوے بیویاں تھیں اور اوریا نامی سردار کو قتل کروا کر اسکی بیوی چھین لی (نعوذ باللہ)، کے متعلق اپنا دوٹوک موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ سب اسرائیلیات ہیں جن کا قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں۔[15]

- صحابہ اکرامؓ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے دین کی خاطر اپنی جان ومال، گھر بار، رشتے ناطے اور عیش وآرام غرضیکہ اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ یہی وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہوں نے حضور ﷺ سے قرآن وسنت کو براہِ راست اخذ کیا پھر اسے امانتاً پوری دنیا میں پہنچانے کا پہلا اور بنیادی ذریعہ بنے۔ مولانا رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر اسرار التنزیل میں صحابہ کے اسی کردار کو جگہ جگہ بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے اور صحابہؓ کی عدالت اور عظمت پر انگلی اٹھانے والوں کا بڑے پر زور انداز میں رد فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ فرشتوں اور رسول ﷺ پر کسی کو حملہ کرنے کی جرات کم ہو گی مگر صحابہؓ چونکہ وہ درجہ معصومیت نہیں رکھتے تو معترضین کو یہاں حملہ کرنا زیادہ آسان ہو گا۔ مولاناؒ قرآن کے حوالے سے صحابہ کی عظمت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کا ایمان مثالی ایمان فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَااٰمَنْتُمْ بِہٖ فَقَدِاھْتَدُوْا - اوران کے قلوب مثالی قلوب یعنی اولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ لِلتَّقْوٰی اوران کی صداقت مثالی صداقت یعنی اُولٰئِکَ ھُمُ الصَّادِقُوْنَ - اوران کی زندگی کو قابل اتباع اور واجب الاتباع قرار دے دیا وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ[16]
- مولانا رحمہ اللہ حنفی مذہب کے پیروکار ہیں اور وہ اپنی تفسیر میں فقہی مسائل کو حنفی آئمہ اور مجتہدین کے اقوال کی روشنی میں بیان فرماتے ہیں۔ اکثر مقامات پر امام ابو حنیفہؒ کے اقوال مختصراً بیان فرماتے ہیں مثلاً رضاعت کی مدت دو سال قرار دیتے ہیں پھر اگر بچے کی کمزوری وغیرہ کے عذر سے ڈھائی سال بھی دودھ پلا دیا تو جائز ہے مگر اس کے بعد ماں کا دودھ پلانا بالاتفاق حرام قرار دیتے ہیں۔[17] چند ایک مقامات پر امام امام مالکؒ اور شافعیؒ کی رائے بھی ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ اکثر فقہی مسائل میں تفسیر مظہری، معارف القرآن اور احکام القرآن سے استفادہ کیا ہے۔ سورۃ الاسراء کی آیت نمبر 78 کی تفسیر میں تہجّد کی نماز کے بارے میں مختلف اقوال ذکر کرنے کے بعد تفسیر مظہری کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تہجد کی نماز پر مداومت فرمائی ہے اور بغیر مجبوری کے کبھی نہیں چھوڑی۔ لہذا تہجد کی نماز نفل نہیں بلکہ سنت موکدہ ہے۔[18] اسی طرح معارف القرآن کے حوالے سے احکام وراثت کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ " لا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ"[19] (مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کافر مسلمان کا) اس حدیث کے ذیل میں کافر شخص کے مسلمان ورثاء اور مسلمان شخص کے کافر ورثاء کے بارے میں مفید بحث کی ہے۔[20]
- اسرار التنزیل میں بہت سارے مقامات پر مولانا رحمہ اللہ کلامی مباحث پر بات کرتے نظر آتے ہیں اہلِ سنت والجماعت کے موقف کو پر زور دلائل سے ثابت اور مخالفین کا رد کرتے ہیں۔ تفسیر اسرار التنزیل میں وسیلہ کی حقیقت، حضور ﷺ کے نور وبشر اور حاضر وناظر ہونے کا مسئلہ، معتزلہ[21] کا عقیدہ استوی علی العرش، علم غیب، سماع موتیٰ اور کرامات اولیاء وغیرہ جیسے موضوعات پر کلامی مباحث لکھے گئے ہیں۔ آل عمران کی آیت نمبر 169 کی تفسیر میں شہید کی حیات کے بارے میں معتزلہ کے عقیدے کا رد فرماتے ہیں۔[22] اسی طرح سورہ یونس کے آغاز میں مولانا رحمہ اللہ استوی علی العرش کے بارے میں معتزلہ کے عقیدے کا ابطال فرماتے

ہیں۔[23] بشریت انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اپنا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ کسی نے نبی کو بشر مان کر اس کی نبوت کا انکار کر دیا تو کسی کو نبوت ماننے کی توفیق ہوئی تو نبی ﷺ کے بشر ہونے کا انکار کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام، آدم علیہ السلام کی اولاد اور بشر ہی ہوتے ہیں مگر ہماری طرح بشر نہیں بلکہ ان کے قلوب محبطِ وحی ہوتے ہیں۔ غیر نبی کی بشریت نبی کی بشریت کے مثل نہیں ہو سکتی ان کی بشریت بھی غیر نبی کی روحانیت تک سے لطیف تر ہوتی ہے۔[24]

- تفسیر اسرار التنزیل کی خصوصیت ہے کہ یہ انسانی مزاج کے عین مطابق بڑی آسان فہم اور پر اثر اندازِ بیان کی حامل ہے۔ مولانا رحمہ اللہ قرآن مجید کے اسرار و رموز کو یوں بے ساختگی سے بیان فرماتے ہیں کہ گویا قاری ان مشاہدات کو دل کی نگاہ سے دیکھتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ بے جا طوالت اور قصہ گوئی سے احتراز فرماتے ہیں۔ ان کی تفسیر میں ایسا نہیں ہے کہ وہ بہت ساری روایات اور اقوال کو ایک جگہ جمع کر دیں کہ پڑھنے والا کوئی نتیجہ اخذ نہ کر سکے بلکہ وہ اپنا ٹھوس اور فیصلہ کن موقف دیتے ہیں۔ ان کے قلم سے نکلی ہوئی تحریر دردِ دل سے لبریز اور حق کی ترجمان ہوتی ہے کہ بات قاری کے دل میں اُترتی چلی جاتی ہے اور وہ دل سے اس پر عمل کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ قاری کو متوجہ کرنے کے لئے اصلاحی اور دعوتی اسلوب اختیار فرماتے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ کلام الٰہی سے وعظ و نصیحت اور اصلاح احوال کے ایسے موتی نکال کر لاتے ہیں کہ قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔
- مولانا رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں اسبابِ نزول، ربط سور و آیات اور ناسخ و منسوخ جیسے علومُ القرآن کے فنی مباحث سے زیادہ اعتناء نہیں کرتے البتہ بعض مقامات پر انہیں مختصراً بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں مثلاً سورۃ البقرۃ کا سورۃ الفاتحہ سے ربط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ میں جو دعا ہدایت اور صراط مستقیم کے لیے کی گئی تھی قرآن کریم اسی کا جواب ہے جو اس سورت سے شروع ہوتا ہے۔[25] اسی طرح سورۃ آل عمران کے شروع میں فرماتے ہیں کہ جب بات کفار پر نصرت اور غلبہ کی طلب پر پہنچی جو کہ سورۃ البقرۃ کے آخر میں بطور دعا ہے تو اس سورت میں کفار کے ساتھ معاملات اور تعلقات کو بیان فرما دیا تو گویا بات وہی چل رہی ہے۔[26]
- مولانا رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر لکھتے ہوئے کتب احادیث، قدیم و جدید تفاسیر، تاریخ اور بہت سی دیگر موضوعاتی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ کتب احادیث میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، مسند احمد اور سنن ابن ماجہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ تفاسیر میں سے سب سے زیادہ استفادہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (1730-1810ء) کی تفسیر مظہری اور مفتی محمد شفیعؒ (1897-1976ء) کی تفسیر معارف القرآن سے کیا ہے۔ اس کے علاوہ غیر معروف تفسیر کشف الاسرار[27]، تفسیر کشاف علامہ زمخشریؒ (متوفی 330ھ)، تفسیر مفاتیح الغیب از امام رازیؒ (متوفی 605ھ)، تفسیر قرطبیؒ از امام قرطبیؒ (متوفی 671ھ)، تفسیر ابن کثیر از حافظ ابن کثیرؒ (متوفی 774ھ)، بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانویؒ (متوفی 1362ھ) سے بھی عبارتیں نقل فرماتے ہیں۔ فقہی احکام کے بیان میں تفسیر احکام القرآن للجصاصؒ (متوفی 370ھ) سے بھی استفادہ کیا گیا ہے تاہم اس تفسیر کا حوالہ میں صرف ایک ہی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ دیگر کتب میں ہسٹری آف عربیہ، وفاء الوفاء باخبار دار المصطفی ﷺ، اسرار الحرمین، اکفار الملحدین، وغیرہ شامل ہیں۔ مفسر موصوف نے مجموعی طور پر اپنی تفسیر میں حدیث، فقہ اور تاریخ وغیرہ کے صرف انہی حوالوں پر اعتماد کیا ہے جو کہ علماء کے طبقے کے نزدیک معروف، مقبول اور مستند ہیں۔[28]

اکرم التفاسیر کا تعارف

اکرم التفاسیر مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ کی بیانیہ تفسیر ہے جسے انہوں نے 1987ء میں شروع کیا اور 2013ء تک ہر جمعہ کے روز بیان فرماتے یوں یہ تفسیر تقریباً سولہ سال میں مکمل ہوئی اور اسے پہلی مرتبہ اویسیہ، کتب خانہ لاہور نے 2014ء میں شائع کیا۔ یہ تفسیر کل 31 اجزاء (جلدوں) پر مشتمل ہے۔ تفسیر کا انداز بیان بہت سادہ، آسان اور عام فہم ہے۔ تفسیر میں اخلاق و تصوف، تعلیم، سیاست، معیشت اور دیگر کئی معاصر مسائل کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اسرار التنزیل کے ہوتے ہوئے ایک دوسری تفسیر لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کے سوال کے جواب میں وہ فرماتے ہیں:

"تو اس بارے میں عرض کر دوں کہ نہ تو خود ثنائی کی پہلے کوئی تمنا تھی نہ اب ہے اور نہ ان شاءاللہ کبھی ہو گی۔ نہ ہی یہ خیال کبھی دل میں آیا کہ کوئی مجھے بڑا عالم، مفتی یا مفسر قرآن کہے نہ ان جھوٹی باتوں پر کبھی وقت قربان کیا ہے۔ ہاں! یہ خواہش ضرور ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم اور استاد المکرم حضرت مولانا اللہ یارؒ کی خصوصی توجہ سے جو علوم و معارف عطا فرمائے انہیں اللہ تعالی کی مخلوق تک پہنچاؤں اور اپنا فریضہ ادا کروں"[29]

اسرار التنزیل میں اجمالی انداز اختیار کیا گیا ہے جبکہ مذکورہ تفسیر میں حالات حاضرہ کے مطابق بحث کو ذرا وسیع کیا گیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اکرم التفاسیر اسرار التنزیل کی شرح ہے تو کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔ مذکورہ تفسیر تحریر کی بجائے تقریر پر مبنی ہے۔ انداز بیان انتہائی سادہ اور عام فہم ہے یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر سے مختلف ذہنی سطح اور مختلف مکتبہ فکر کے لوگ استفادہ کر سکتے ہیں۔

اکرم التفاسیر میں مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ نے جس قرآنی فکر کو بہت زیادہ اجاگر کیا ہے وہ اقامت دین ہے۔ دشمنان اسلام آج کھل کر قرآن کی مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ کیا وہ قرآن کے عائلی قوانین سے خائف ہیں، قانون وراثت سے پریشان ہیں، جنت و دوزخ یا ثواب و عذاب سے گھبرا رہے ہیں؟ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ کفار کا تو ان پر ایمان ہی نہیں۔ آج ساری کی ساری طاغوتی قوتیں اس قرآنی فکر سے لرزا براندام ہیں جو دائمی غلبہ حق کی نوید دیتی ہے۔ مولانا رحمہ اللہ کفار کے لئے اللہ تعالی کے اٹل قانون ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ﴾[30] کی روشنی میں طاغوتی قوتوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ تمہارے لئے دائمی شکست کا فیصلہ فرما دیا گیا۔ ذلت و رسوائی تمہارا مقدر ہے۔ اکرم التفاسیر میں مولانا نے اسی قرآنی فکر کو اجاگر کیا ہے جو مذکورہ تفسیر کا طرہ امتیاز ہے۔[31]

اکرم التفاسیر کا اسلوب و منہج اور خصوصیات

- اکرم التفاسیر میں مولانا اکرم اعوان رحمہ اللہ نے اپنی پہلی تفسیر اسرار التنزیل کی نسبت تفسیر قرآن بالقرآن کے اسلوب کی زیادہ پیروی کی ہے۔ مذکورہ تفسیر میں مولانا رحمہ اللہ قرآن مجید میں استعمال ہونے والے بعض الفاظ کے معنی متعین کرنے کے لئے قرآن مجید کے دوسرے مقامات سے استدلال فرماتے ہیں۔ مثلاً لفظ "اِهْبِطُوْا" کا معنیٰ متعین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اب اِهْبِطُوْا سے یہ مراد لینا کہ کسی کو رسوا کر کے نکال دیا گیا صریحاً غلط ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی کو کہا جائے کہ آپ یہاں

کہاں پانی ڈھونڈتے ہیں یہاں تو مشکل ہے اس گاؤں میں چلے جاؤ وہاں پانی مل جائے گا۔ اب اس میں کونسی توہین آمیز بات آ گئی۔ قرآن میں خود استعمال فرمایا ہے اِهْبِطُوْا مِصْراً کسی شہر میں اترو۔ لہذا یہ تصور کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو بڑا رسوا کر کے نکالا گیا، سراسر ظلم، زیادتی اور جہالت ہے۔ ہاں یہ فرمایا گیا کہ اب یہاں آپ کا قیام مکمل ہوا۔ یہاں آپ کو یہی دیکھنا تھا کیسے رہنا ہے؟ کیسے کھانا پینا ہے اور کس طرح شیطان سے بچنا ہے؟ یہ دھوکے کس طرح دے گا؟ سارا تجربہ مکمل ہوا۔ اب آپؑ زمین پر تشریف لے جائیں جو آپؑ کے رہنے کی جگہ ہے۔"[32]

اسی طرح سورۃ توبہ کی آیت ﴿اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا﴾[33] (اور جب انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا میری فکر نہ کریں یقیناً اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے) کی تفسیر میں لفظ "حزن" کا معنی متعین کرتے ہوئے سورۃ یوسف کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں! ﴿وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ﴾[34] کہ اتنا پیار تھا کہ یوسف علیہ السلام کے رنج میں حزن میں رو رو کے آنکھیں سفید ہو گئی۔ یہاں بھی حضور ﷺ نے ابو بکر صدیقؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا لَا تَحْزَنْ میری فکر نہ کریں اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یقیناً اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔"[35]

- مولانا رحمہ اللہ نے اکرم التفاسیر میں تفسیر بالحدیث کے منہج میں کسی خاص اسلوب کی پیروی نہیں کی۔ مولانا رحمہ اللہ اکثر مقامات پر حدیث کی عربی عبارت لکھتے ہیں اور ساتھ میں حدیث کی کتاب کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔ جبکہ بعض مقامات پر حدیث کا صرف اردو ترجمہ ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ احادیث کی صحت اور ضعف پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکرم التفاسیر میں جہاں صحیح بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث موجود ہیں وہاں چند ضعیف اور موضوع روایات بھی تفسیر میں شامل ہیں۔ مثلاً سورۃ بقرۃ میں وہ ایک حدیث قدسی کا حوالہ دیتے ہیں "كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِياً فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْق "[36] (میں چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے پسند کیا کہ مجھے پہچانا جائے پس میں نے مخلوق بنائی) مذکورہ حدیث کو امام سخاویؒ (متوفی 902ھ) نے موضوع قرار دیا ہے۔[37]
- مولانا رحمہ اللہ کی تفسیر کو کسی خاص رجحان کی تفسیر کا نمائندہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ انہوں نے تفسیر میں بے شمار مضامین کو ایک خاص طرز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ تفسیر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس تفسیر میں مولانا رحمہ اللہ ایسے ذاتی تجربات اور مشاہدات بھی بیان کرتے ہیں جو ارد گرد کے ماحول اور معاشرے پر ان کی ناقدانہ نظر اور تجزیہ کا نچوڑ ہیں۔ مگر یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ مولانا رحمہ اللہ نے کہیں بھی قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماعی عقائد سے انحراف نہیں کیا اس لیے ہم ان کی تفسیر کو تفسیر بالرائے المحمود الجائز کا نمونہ کہہ سکتے ہیں۔
- اکرم التفاسیر میں مفسر موصوف نے بالکل سادہ، آسان اور عام فہم انداز اختیار فرمایا ہے جس سے ایک عام پڑھا لکھا شخص بھی استفادہ کر سکتا۔ مولانا رحمہ اللہ نے انسانی مزاج کے عین مطابق قرآن مجید کو نہایت آسان فہم الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وہ قرآن مجید کو آئینہ بنا کر مخلوق کے سامنے پیش کر دیتے ہیں جس میں وہ اپنے رب کے احسانات کے بدلے میں اپنے کردار اور حیثیت کو بھی دیکھ لیتا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ ہمیشہ سادہ الفاظ میں بغیر لگی لپٹی کہے حق کو کھول کر بیان کر دیتے ہیں تاکہ حق قبول کرنے والے اسے پہچان

لیں اور جسے باطل کی طرف جانا ہے وہ بھی یہ جان لے کہ وہ باطل کی طرف جارہا ہے۔اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ حق کو قبول کرے یا باطل کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔

- مولانا رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں عہد حاضر کے زندہ معاشرتی، معاشی اور سیاسی مسائل کا قرآن مجید کی روشنی میں تجزیہ پیش کرتے ہیں اور ان کے حل کے لیے مفید تجاویز بھی پیش کرتے ہیں۔ دور حاضر فتنوں کا دور ہے۔ اتحاد اور اخوت جو اس امت کا خصوصی امتیاز تھا وقت کے تھپیڑوں نے اسے پاش پاش کر دیا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے اپنی اس تفسیر میں اتحاد امت کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے اور فرقہ پرستی کا شدید رد فرمایا ہے۔[38]
- مولانا رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں قرآن مجید کے معاشی تصور کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ مولانا رحمہ اللہ نے رزق حلال کے معروف ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ وہ دوٹوک الفاظ میں سود کی حرمت بیان فرماتے ہیں اور اسے منافع کا نام دے کر رائج کرنے والوں کی شدید مذمت فرماتے ہیں۔ معاشرے میں جوئے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو بے نقاب کرتے ہیں اور ساتھ ہی مختلف قسم کی کمپنیوں کے ذریعے کی جانے والی قرعہ اندازیوں اور ان سے ملنے والے انعامات کی حقیقت پر روشنی بھی ڈالتے ہیں۔[39]
- تفسیر ہذا میں مباحث سیرت[40] کی خصوصیت یہ ہے کہ مولاناؒ سیرت کے بیان میں ایسا اچھوتا اسلوب اپناتے ہیں کہ جو کسی دوسرے سیرت نگار نے نہیں اپنایا۔ مثلاً غزوہ بدر میں رسول اللہ کی دعا اور توکل سے نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ آج کل دعا اور توکل کا یہ مفہوم مستعمل ہے کہ انسان ظاہری طور پر کچھ نہ کرے بس دعائیں کرتا رہے اور اللہ پر توکل کر کے بیٹھا رہے۔ غزوہ بدر میں جس توکل کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ظاہری طور پر تمام اسباب اختیار کیے آپ ﷺ نے مدینہ منورہ سے بدر تک کا سفر کیا افرادی قوت جمع کی۔ اگرچہ راشن اور اسلحے کی شدید کمی تھی پھر بھی میدان جنگ میں اترے، صف بندی فرمائی، مہاجرین اور انصار کے علیحدہ علیحدہ جھنڈے مقرر فرمائے۔ اپنا علم زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کا بنایا کہ ام المومنین کے دوپٹے کے ساتھ آپ ﷺ کی آبرو وابستہ ہے یہ وہ سارے ظاہری اسباب تھے جو آپ ﷺ نے اختیار فرمائے اور پھر عریشِ بدر میں نہایت الحاح وزاری کے ساتھ دعا فرمائی۔[41]

اسی طرح غزوہ احد کے بارے میں تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد بعض جدید دانشوروں کی اس غلط فہمی کہ غزوہ احد میں مسلمان کو شکست ہوئی، کی بڑے ٹھوس دلائل سے تردید فرماتے ہیں۔[42]

- اکرم التفاسیر کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ مفسر موصوف نے جماعت صحابہ کرام کی عظمت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ یہ قاری کے دل میں عقیدہ بن کر راسخ ہو جاتی ہے۔ عصر حاضر میں اس کی بہت زیادہ ضرورت بھی محسوس کی جارہی ہے کیونکہ عصر حاضر کے نام نہاد دانشور اور بے عمل مسلمان ان عظیم ہستیوں پر تنقید کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں جگہ جگہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت کے عنوان باندھتے ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی فضیلت اور عدالت ثابت فرماتے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ مشاجرات صحابہ کے عنوان سے صحابہ کرام کے اختلافات سے متعلق ایک مضمون نقل فرماتے ہیں۔ غزوہ خندق سے فراغت کے بعد حضور اکرم نے صحابہ کرام کی ایک جماعت بنو قریظہ کی طرف روانہ کی اور ساتھ حکم فرمایا " لَایُصَلِّیْنَ اَحَدَکُمْ الْعَصْرَ اِلَّا فِي بَنِي قُرِیظَہ "[43] (تم سب عصر کی نماز بنی قریظہ میں پہنچ کر پڑھنا) راستے میں صحابہ کرام کو

خدشہ ہوا کہ اگر وہ عصر کی نماز بنو قریظہ پہنچ کر پڑھتے ہیں تو نماز قضا ہو جائے گی اور اگر راستے میں پڑھتے ہیں تو نبی کریم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہو جائے گی۔ چنانچہ صحابہ کے مابین اختلاف ہوا اور دو فریق بن گئے۔ ایک فریق نے راستے میں ہی نماز ادا کر لی کہ نماز کا وقت ختم ہو رہا تھا جبکہ دوسرے فریق نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور بنو قریظہ پہنچ کر قضا نماز ادا کی۔ مولانا رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس طرح صحابہ کرام میں فروعات میں اختلاف ہوا ہے اسے جھگڑا نہیں کہتے بلکہ مشاجرات صحابہ کہتے ہیں مشاجرہ شجر سے مشتق ہے یعنی جس درخت میں زیادہ شاخیں ہوں وہ آپس میں الجھ کر زیادہ گھنا سایہ فراہم کرتی ہیں۔[44]

- تفسیر ہذا چونکہ مولانا رحمہ اللہ کی بیانیہ تفسیر ہے جسے بعد میں تحریری شکل میں شائع کیا گیا اسلیے تفسیر میں خطیبانہ اور تقریری رنگ غالب ہے۔ ابوالاحمدین اکرم التفاسیر کی اس خصوصیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"قدیم و جدید تفاسیر میں ایسی کوئی تفسیر سامنے نہیں آئی جو تحریر کی بجائے خطاب پر مبنی ہو جو دورِ اول کے مفسرین کا انداز ہوا کرتا تھا۔ بطور مفسر آج جن صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کی آراء سند کا درجہ رکھتی ہیں لیکن کتابی صورت میں ان سے کوئی تفسیر منسوب نہیں۔ مسندِ علم پر بیٹھ کر لکھی ہوئی تفسیر اس کی مکلف نہیں ہوتی۔ صدیوں کے توقف کے بعد اب اکرم التفاسیر کی صورت یہ پہلی بیانیہ تفسیر منظر عام پر آئی ہے۔ صاحب تفسیر کی محافل میں ایک طرف علماء اور اساتذہ استفادہ کر رہے ہوتے ہیں تو اسی محفل میں ہر طبقہ اور مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مختلف ذہنی سطح کے افراد بھی شریک نظر آتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی خالی ہاتھ نہیں اٹھتا۔"[45]

- مولانا رحمہ اللہ قصص کے بیان میں ایک منفرد اسلوب اپناتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ قصص و واقعات کے بیان میں قصص کے مقصود اصلی کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآنی قصص کو بطور آئینہ پیش کرتے ہیں تاکہ کہ پڑھنے والا خود کو اس آئینے میں تلاش کرے۔ سابقہ امم کے کردار کو واضح فرماتے ہیں کہ کس کردار کی بنا پر وہ سزا کے مستحق ٹھہرے اور ساتھ ساتھ ان اچھے افعال و کردار کی بھی نشاندہی فرماتے جاتے ہیں جن کی بدولت پہلی امتوں پر انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ اور قاری کو تنبیہ فرماتے جاتے ہیں کہ اگر ایسا کردار وہ اپنائے گا تو وہ بھی ایسے ہی انجام کا مستحق ٹھہرے گا۔ مولانا رحمہ اللہ نے بنی اسرائیل کے حالات کی تفسیر فرماتے ہوئے ہر بار یہ پہلو ہر ایا کہ انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی بات نہیں مانی تو کیا انجام ہوا اور تم جو امام الانبیاء ﷺ کے امتی ہو تم ان کی نافرمانی کرو گے تو کیا پاؤ گے۔ اسی طرح تمام گزشتہ اقوام کے رویوں کا تذکرہ اسی انداز میں فرمایا کہ پڑھنے والے کو واضح طور پر سمجھ آجائے کہ اسے کس رویے سے اجتناب کرنا ہے۔[46]

- مولانا رحمہ اللہ کو شعر و شاعری سے خاص لگاؤ تھا۔ آپ رحمہ اللہ کے کئی ایک شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ مذکورہ تفسیر میں قاری کی دلچسپی قائم رکھنے اور مفاہیم کو قاری کے دل و دماغ میں اتارنے کے لئے اکثر مقامات پر اُردو اور فارسی زبان کے اشعار بیان کرتے ہیں۔ تفسیر میں مذکور تمام اشعار اکٹھے کر لئے جائیں تو الگ سے ایک شعری مجموعہ تیار ہو سکتا ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت ﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾[47] (تم کیسے اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے اللہ نے تمہیں زندگی بخشی پھر تم کو مارے گا پھر زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے) کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کہ

موت زندگی کو ختم نہیں کرتی بلکہ موت تو ایک نئی زندگی شروع کرنے کا نام ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی پھر اسی مفہوم کی مزید وضاحت کے لیے علامہ محمد اقبال(1877-1938ء)کا یہ شعر نقل کرتے ہیں۔"آموت کو سمجھا ہے غافل اختتامِ زندگی،ہے یہ شامِ زندگی صبح دوامِ زندگی"[48] تفسیر ہذا میں بعض مفاہیم کو فارسی اشعار کی صورت میں بیان کیا گیا ہے مثال کے طور پر مولانا رحمہ اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان بیان کرتے ہوئے اس فارسی شعر کا سہارا لیتے ہیں۔"دولت او کشت ملت راچوں ابر،ثانی اثنین وغار وبدر وقبر"[49]

- تفسیر ہذا میں مفسر موصوف نے زیادہ فنی مباحث اور علمی باریکیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے عام دعوتی اور اصلاحی انداز اختیار فرمایا ہے۔ تفسیر میں قاری کی تربیت اور اصلاح کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کی تفہیم کو آسان اور پر تاثیر بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ مولانا رحمہ اللہ کا انداز بیان نہایت خیر خواہانہ اور مصلحانہ ہے۔ آپ رحمہ اللہ زندگی کے ہر شعبے کو قرآن کی نظر سے دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور ہر موضوع پر عوام الناس کو اللہ تعالی کے کلام کی روشنی میں راہ دکھاتے ہیں۔ گناہ آلود معاشرے کی اصلاح کے لیے بڑے دلچسپ انداز میں اللہ تعالیٰ کے حاضر وناظر ہونے کا احساس دلایا گیا ہے کہ یہی وہ احساس ہے جو انسان کے گناہ کی طرف اٹھنے والے قدم روک سکتا ہے۔[50]

اسرار التنزیل اور اکرم التفاسیر کا تقابلی جائزہ

مولانا محمد اکرم اعوانؒ بیسویں صدی کے اُن مفسرین میں سے ہیں جنہوں نے قرآنِ مجید کی تفسیر کو روحانیت، شریعت اور دعوتِ اصلاح کے جامع تناظر میں پیش کیا۔ ان کی دو نمایاں تفاسیر "اسرار التنزیل" اور "اکرم التفاسیر" ان کی قرآنی بصیرت، فکری عمق اور تصوفی تجربے کا نچوڑ ہیں۔

- "اسرار التنزیل" کی تالیف 1987ء میں شروع ہوئی اور 1998ء میں مکمل ہوئی۔ یہ ایک باقاعدہ تحریری تفسیر ہے جس میں علمی منہج، تصوفی فکر، اور عقلی وضاحت کے ساتھ قرآن کی آیات کی تشریح کی گئی ہے۔

"اکرم التفاسیر" دراصل 1987ء سے 2013ء تک مولاناؒ کے خطباتِ جمعہ پر مبنی ہے۔ یہ 31 جلدوں پر مشتمل ضخیم مجموعہ ہے جو قرآن کے عملی، معاشرتی اور دعوتی پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

- "اسرار التنزیل" میں مولاناؒ نے قرآن کو تزکیۂ نفس، معرفتِ الٰہی، اور سلوکِ روحانی کے آئینے میں پیش کیا۔ یہ تفسیر زیادہ تر اہلِ علم، صوفیہ، اور محققین کے لیے ہے جو قرآن کے باطنی مضامین کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

"اکرم التفاسیر" میں مولاناؒ نے قرآن کو عوامی سطح پر سمجھانے، معاشرتی اصلاح، اور دینی بیداری کے لیے بیان کیا۔ اس کی زبان عام فہم، نرم اور خطیبانہ اسلوب میں ہے۔

- "اسرار التنزیل" میں تصوف کے بنیادی مضامین جیسے مجاہدہ، مراقبہ، صحبتِ صالحہ، تزکیۂ باطن، اور فنا فی اللہ کو قرآنی تعلیمات سے مربوط کر کے پیش کیا گیا ہے۔

"اکرم التفاسیر" میں قرآن کے سماجی و معاشی نظام، عدل و مساوات، اتحادِ امت، اقامتِ دین، اور اخلاقی زوال جیسے موضوعات پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔

- "اسرار التنزیل" میں تفسیر بالحدیث، اقوالِ صحابہ و تابعین، اور اہلِ سنت کے علمی منہج سے استفادہ کیا گیا ہے، جب کہ "اکرم التفاسیر" میں تفسیر القرآن بالقرآن کی روش زیادہ نمایاں ہے۔
- "اسرار التنزیل" کا منہج تحقیقی، تفسیری، اور تجزیاتی ہے؛ آیات کے باہمی ربط، شانِ نزول، لغوی اور نحوی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

"اکرم التفاسیر" کا منہج دعوتی، اخلاقی اور اصلاحی ہے؛ یہاں مولاناؒ قرآن کی عملی تطبیق پر زیادہ زور دیتے ہیں تاکہ قاری اپنی زندگی میں قرآنی اصول نافذ کر سکے۔

- "اسرار التنزیل" میں ایمان اور یقین کے باطنی تقاضوں پر گفتگو کی گئی ہے، اور تصوف کو ایمان کے تکمیلی درجے "احسان" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

"اکرم التفاسیر" میں ایمان کو اجتماعی شعور اور عملِ صالح کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں ایمان محض قلبی کیفیت نہیں بلکہ ایک سماجی فریضہ بن کر ابھرتا ہے۔

- "اسرار التنزیل" میں زبان علمی، دقیق اور محققانہ ہے۔ یہ تفسیر زیادہ مطالعہ اور فکری غور کی متقاضی ہے۔

"اکرم التفاسیر" میں زبان خطیبانہ، سادہ اور پراثر ہے، جس سے عام قاری بھی قرآن کے پیغام کو سمجھ سکے۔

- "اسرار التنزیل" فرد کی اصلاح پر مرکوز ہے—یعنی قاری کو باطن کی پاکیزگی، ذکر، مراقبہ اور اللہ کی معرفت کی طرف بلاتی ہے۔

"اکرم التفاسیر" معاشرت کی اصلاح پر مرکوز ہے—یعنی قرآن کے اجتماعی پیغام کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

- "اسرار التنزیل" میں روحانی فہمِ قرآن کی گہرائی نمایاں ہے جبکہ "اکرم التفاسیر" میں دعوتی اثر، وعظ و نصیحت، اور عملی جدوجہد کا رنگ غالب ہے۔
- "اسرار التنزیل" قاری کو اللہ کی قربت کی راہ دکھاتی ہے، جب کہ "اکرم التفاسیر" اسے اسی قربت کو معاشرتی کردار میں ڈھالنے کی ترغیب دیتی ہے۔
- "اسرار التنزیل" فکر کی تفسیر ہے، "اکرم التفاسیر" عمل کی۔ ایک روح کی دنیا کو منور کرتی ہے، دوسری معاشرت کو۔

ایک قرآن کے باطنی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے، دوسری اس کے ظاہری اور عملی پہلوؤں کو۔ یہ دونوں تفاسیر مل کر مولانا اکرم اعوانؒ کے فکری نظام کو مکمل کرتی ہیں، جو شریعت و طریقت، عقل و روحانیت، فرد و اجتماع، اور علم و عمل کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔

حاصلِ کلام

اسرار التنزیل مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ کی ایک متوسط اور آسان فہم اندازِ بیاں کی حامل بڑی خوبصورت تفسیر ہے جو چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ تفسیر میں تصوف کے جابجا مباحث موجود ہیں اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ اسرار التنزیل تفسیر بلاشبہ تصوفانہ رجحان کی نمائندہ تفسیر

ہے۔ تفسیری مآخذ میں سے تفسیر قرآن بالقرآن سے بہت کم استفادہ کیا ہے۔ عصمت انبیاء کو بڑے پر زور انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ عظمت صحابہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔ تفسیر میں فقہی مباحث بھی موجود ہیں۔ مفسر موصوف علوم القرآن کے بنیادی مباحث کی باریکیوں سے اعتنا نہیں فرماتے ہیں۔ تفسیر ہذا میں سیرت کی بے شمار ابحاث موجود ہیں۔ تفسیر میں تفسیر مظہری اور معارف القرآن سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

اکرم التفاسیر مولانا محمد اکرم اعوان رحمہ اللہ کی بیانیہ تفسیر ہے جو تفسیر بالرائے المحمود الجائز کا نمونہ ہے۔ یہ ایک بڑے حجم کی مفصل تفسیر ہے جس میں تفسیرِ قرآن کے بنیادی مآخذ قرآن و حدیث سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ تفسیر کا اسلوب دعوتی اور اصلاحی ہے۔ تفسیر چونکہ آپ رحمہ اللہ کے بیانات پر مبنی ہے اسلیے پوری تفسیر میں خطیبانہ جوش جھلکتا نظر آتا ہے۔ مفسر موصوف حالاتِ حاضرہ پر بھی سیر حاصل بحث کرتے ہیں۔ ملکی معاشی، معاشرتی اور سیاسی حالات کا قرآن مجید کی روشنی میں تجزیہ فرماتے ہیں۔ بعض مقامات پر اجتہادی مسائل کو بھی موضوع بحث بنایا ہے مگر پوری تفسیر میں کہیں بھی امت کے اجماعی عقائد سے انحراف نہیں فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت، عصمت انبیاء اور عظمت صحابہ کے جابجا مباحث موجود ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ کی تفسیر میں سے شعر و شاعری پر مشتمل ایک معقول مجموعہ تیار کیا جا سکتا ہے کیونکہ مولاناؒ اپنی تفسیر میں جگہ جگہ اپنے موقف کی تائید میں فارسی اور اردو زبان کے اشعار بیان کرتے ہیں۔ سیرت اور قصص الانبیاء کے بیان میں اچھوتا انداز اپنایا گیا ہے۔ تفسیر کے مطالعہ سے مفسر موصوف کے وسعت مطالعہ کا پتا چلتا ہے۔ بہر حال اکرم التفاسیر بڑی حد تک معقول، جامع اور مفصل تفسیر ہے جس سے عوام الناس اور علماء دین بھرپور استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اکرم التفاسیر عصر حاضر میں لکھی گئی تفاسیر میں ایک مفید اضافہ ہے۔

References

[1] ۔عبدالقدیر، تعارف امیر محمد اکرم اعوان، ادارہ نقشبندیہ اویسیہ، چکوال، س ن، ص 1

[2] ۔محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، مقدمہ، ادارہ نقشبندیہ اویسیہ، دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال، 2005ء

[3] ۔عائشہ عرفان "حضرت مولانا امیر محمد اکرم اعوان بحیثیتِ مفسر قران" ماہنامہ المرشد، ج 41، ش 4، ص 16

[4] ۔ محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، مقدمہ

[5] ۔محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 4، ص 214

[6] ۔محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 4، ص 30

[7] ۔محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 4، ص 410

[8] ۔محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 2، ص 24

[9] ۔ محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 6، ص 247

[10] ۔ محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 1، ص 436

[11] ۔محمد اکرم اعوان، اسرار التنزیل، ج 1، ص 139

[12] ۔تفصیل کے لیے دیکھیے۔ ڈاکٹر عاصم نعیم "اسرار التنزیل از محمد اکرم اعوان۔ صوفیانہ تفسیری رجحان کی نمائندہ تفسیر" القلم، دسمبر 2012ء

[13] ۔سورۃ الضحیٰ 7:93

[14] ۔ محمد اکرم اعوان،اسرار التنزیل،ج6،ص408

[15] ۔محمد اکرم اعوان ،اسرار التنزیل،ج5،ص228

[16]۔ محمد اکرم اعوان ،اسرار التنزیل،ج1،ص10

[17] ۔محمد اکرم اعوان،اسرار التنزیل،ج1،ص236

[18] ۔محمد اکرم اعوان،اسرار التنزیل،ج4،ص170

[19] ۔ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری،کتاب الفرائض،باب لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم،دار ابن کثیر،بیروت،1423ھ،رقم الحدیث 6764

[20]۔محمد اکرم اعوان،اسرار التنزیل ،ج2،ص18

[21] ۔امت مسلمہ میں پانچ بڑے فرقے سنی، خوارج، شیعہ، معتزلہ اور باطنیہ ہیں۔ان میں سے ایک معتزلہ بھی ہے۔جو دوسری صدی ہجری کے اوائل میں وجود میں آیا۔معتزلہ ایک عقلیت پسند فرقہ جس کا بانی ایک ایرانی نژاد واصل بن عطا الغزال شاگرد خواجہ حسن بصری تھا،اس کے نزدیک قرآن مخلوق ہے،توحید عقلاً معلوم ہو سکتی ہے،گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے وغیرہ وغیرہ، مامون الرشید کے عہد میں یہ سرکاری مذہب بن گیا تھا۔معتزلہ کے پانچ اصول توحید،عدل،نفاذ وعید،منزل بین منزلتین اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہیں۔

[22] ۔ محمد اکرم اعوان،اسرار التنزیل ،ج1،ص423-422

[23] ۔ محمد اکرم اعوان ،اسرار التنزیل، ج5،ص148-147

[24] ۔ محمد اکرم اعوان ،اسرار التنزیل،ج5،ص226

[25] ۔محمد اکرم اعوان ،اسرار التنزیل،ج1،ص8

[26] ۔محمد اکرم اعوان ،اسرار التنزیل،ج1،ص296

[27] ۔تفسیر کشف الاسرار کے مصنف ابوالفضل احمد بن مہریزد المیبدیؒ ہیں جو ایک صوفی بزرگ ہیں جن کے ابتدائی حالات کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔یہ تفسیر فارسی زبان میں ہے اور سات جلدوں پر مشتمل ہے۔دیکھیے مقدمہ کشف الاسرار،جواد شریعت،موسسہ انتشارات،امیر کبیر،تہران،ایران،س ن

[28] ۔اسرار التنزیل کے اسلوب و منہج کی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔شمس الاسلام انجم، تفسیر اسرار التنزیل میں مولانا محمد اکرم اعوان کا اسلوب و منہج،ایم فل مقالہ،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، سیشن 2010-2012

[29] محمد اکرم اعوان،اکرم التفاسیر،اویسیہ کتب خانہ،اویسیہ سوسائٹی،کالج روڈ،لاہور،2014ء،ج1،ص3

[30] ۔سورۃ آل عمران 12:3

[31] ۔محمد اکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج3،ص154

[32] ۔محمد اکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج1،ص98

[33] ۔سورۃ التوبہ 40:9

[34]۔ سورۃ یوسف 84:12

[35]۔محمد اکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج10،ص220

[36]۔محمد اکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج1،ص60

[37] ۔المقاصد الحسنۃ،محمد بن عبدالرحمن السخاوی،الباب الأول، حرف الکاف،دار الکتاب العربي،بیروت لبنان،ص521،رقم الحدیث 838

[1]۔ محمد اکرم اعوان ، اکرم التفاسیر،ج29،ص144

[39] ۔ محمد اکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج3،ص98تا103

[40] ۔اکرم التفاسیر میں مباحث سیرت کی تفصیل کے لیے دیکھیے۔حافظ محمد بلال،اکرم التفاسیر میں مباحث سیرت (مکی دور)، مقالہ ایم فل،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،2022ء اور حافظہ مریم،شازیہ،اکرم التفاسیر (محمد اکرم اعوان) میں مباحث سیرت،اسلامک ریسرچ جنرل البصر،ج2،ش4،2022ء

[41] ۔ محمد اکرم اعوان ، اکرم التفاسیر ،ج4،ص107

[42] ۔ امحداکرم اعوان،اکرم التفاسیر ، ج4،ص106

[43] ۔ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الخوف، باب صلاۃ الطالب والمطلوب راکبا وایماء، رقم الحدیث946

[44] ۔ محمد اکرم اعوان ، اکرم التفاسیر ، ج4،ص61

مشاجرات صحابہ اور شان صحابہ کی ابحاث دیکھیے ۔ محمد اکرم اعوان ، اکرم التفاسیر ،ج10،ص70اور ج13،ص 146-145

[45] ۔ محمداکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج2،ص329

[46] ۔ محمداکرم اعوان،اکرم التفاسیر،ج2،ص329

[47] ۔ سورۃ البقرۃ28:2

[48]۔ محمد اکرم اعوان ، اکرم التفاسیر ، ج1،ص75

[49] ۔ محمداکرم اعوان،اکرم التفاسیر ج3ص96

[50] ۔ محمداکرم اعوان،اکرم التفاسیر ، ج4،ص52

Bibliography in Roman

1. Abdul Qadīr. *Taʿāruf Amīr Muḥammad Akram Aʿwān*. Chakwal: Idārah Naqshbandiyyah Owaisiyyah, n.d.
2. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*. Chakwal: Idārah Naqshbandiyyah Owaisiyyah, Dār al-ʿIrfān Manārah, District Chakwal, 2005.
3. ʿĀʾishah ʿIrfān. "Ḥaḍrat Mawlānā Amīr Muḥammad Akram Aʿwān ba-ḥaythiyyat Mufassir al-Qurʾān." *Mah-nāmah al-Murshid*.
4. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
5. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
6. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
7. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
8. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
9. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
10. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
11. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
12. ʿĀṣim Naʿīm. "*Asrār al-Tanzīl* az Muḥammad Akram Aʿwān: Ṣūfiyānah Tafsīrī Rujḥān kī Namāʾindah Tafsīr." *Al-Qalam*, December 2012.
13. Surah Dhuha, 93:7.
14. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
15. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
16. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
17. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
18. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
19. Muḥammad b. Ismāʿīl al-Bukhārī. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1423 AH.
20. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
21. Classical sources on the Muʿtazilah school of theology.
22. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.

23. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
24. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
25. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
26. Muḥammad Akram Aʿwān. *Asrār al-Tanzīl*.
27. Abū al-Faḍl Aḥmad b. Muḥammad al-Maybadī. *Kashf al-Asrār*. Tehran: Muʾassasah Intishārāt Amīr Kabīr, n.d.
28. Shams al-Islām Anjum. "Tafsīr Asrār al-Tanzīl mein Mawlānā Muḥammad Akram Aʿwān kā Uslūb o Manhaj." MPhil thesis, Allama Iqbal Open University, Islamabad.
29. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*. Lahore: Owaisiyyah Kutub Khānah, 2014.
30. Surah Al-Imran, 3: 12.
31. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
32. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
33. Surah Taubah, 9: 40.
34. Surah, Yusuf, 12: 84.
35. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
36. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
37. Muḥammad b. ʿAbd al-Raḥmān al-Sakhāwī. *Al-Maqāṣid al-Ḥasanah*. Beirut: Dār al-Kitāb al-ʿArabī, n.d.
38. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
39. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
40. Ḥāfiẓ Muḥammad Bilāl. "Akram al-Tafāsīr mein Mabāḥith Sīrat (Makkī Daur)." MPhil thesis, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2022; and Ḥāfiẓah Maryam and Shāziyah. "Akram al-Tafāsīr (Muḥammad Akram Aʿwān) mein Mabāḥith Sīrat." *Islamic Research Journal al-Baṣīrah*, 2022.
41. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
42. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
43. Muḥammad b. Ismāʿīl al-Bukhārī. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*.
44. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
45. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
46. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
47. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
48. The Qurʾān.
49. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
50. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.
51. Muḥammad Akram Aʿwān. *Akram al-Tafāsīr*.